

ماہنامہ

# شمس الاسلام

بھیر

## حزب الائصار (دین کے مددگروں کا گروہ)

پنجاب کا سب سے بڑا اسلامی تبلیغی ادارہ جو ۱۹۲۹ء سے اسلامی خدمت میں سرگرم ہے جامع مسجد بھیر کی عظیم الشان عمارت کی مرمت دارالعلوم عزیزیہ بھیر کا اجراء اور اس کے ماتحت گنجیدہ مدارس عربیہ کا قیام دارالمبلغین سالانہ تبلیغی کانفرنس غرض ہر طریقہ سے مسلمانوں کی تعلیمیں اقتصادی اور مجلسی اصلاح اور تنظیم کے لئے مسلسل مساعی جاری ہیں جماعت کا ترجمان جریدہ شمس الاسلام ہر ماہ بھیر سے شائع ہوتا ہے۔ حزب الائصار کے قائم کردہ دینی اداروں کی امداد اور جریدہ شمس الاسلام کی توسعی اشاعت میں حصہ لیکر اور جماعت کے معاون بنکر ثواب دارین حاصل فرمائیں۔

افتخار احمد بکوی کان اللہ نہ  
امیر حزب الائصار بھیر پنجاب

مدرسہ مکران  
جوابات  
معاوین سے  
طبیعت

مدیر مسٹر  
علام حسین

بیکاری میتھ برت نا الحجۃ و ام حبیب کو ذواللہ میر قرآن

حستل آسہ

مولانا الحاج فتح احمد ضا بھوی امیر حزب الائصار بھیر

۶۸۶

ہر انگریزی ماہ کی گیادہ تاریخ کو  
پابندی و قمع شائع ہوتا ہے۔

(بھیرہ)

مہمان

جلد ۲۳ صفر النظر ۱۳۷۲ھ۔ مطابق ماہ نومبر ۱۹۵۲ء شمسی ۱۱

## ف رس صفحہ

۱	بزم انصار	۳
۲	شدّات	۲
۳	تفسیر آیات امانت	۹
۴	تفسیر آیات مبارہ	۲۱

ترجمیں فرم خط و کتابت کا پتہ ہے :  
میہر سال شمسی ۱۳۷۲ھ پشاوند شمسِ مسیحہ (پاکستان)

ہندوستان والے اپنا چندہ حاجی فصل آنی عبد الجبار جبار  
کیشون ہمیشہ نواب مجدد شریف بعثتی دینہ دست  
کو بندیعہ منی آرڈر رواند کریں۔

ریشن ایٹ افریقہ میں سالہ شمسی ۱۳۷۲ھ ملے کا پتہ ہے :  
حضرت ایم محمد ایں صاحب پورٹ بکس نے  
بنایا یونیٹڈ ایٹ افریقہ

## بدل شترک

نومبر کے لئے ۲۰ کے ٹکٹ اسال کریں	سالانہ عوام سے
ستمبر	معاذین سے
اگسٹ	طلبہ سے
جولائی	پرچم سے

## سرخ نشان

داڑہ میں سرخ نشان سالا دچنڈہ ختم ہوئیکی عالمیت کی۔ ائمہ ماہ کا  
رسالہ بندیعہ دی ہی ارسال ہو گا۔ جس کے راست اخراجات پسے کیلئے بہتر  
صورت یہ ہے کہ آپ اپنا چندہ بذریعہ منی آرڈر بیجیدیں۔ فریاری منتظر  
نو تو اطلاع دیں۔ غدار وی ہی والیں فریاریکی مسلمانی ادائے کو ناقص  
نقضان پوچھائیں۔ خط و کتابت کرنے وقت فریاری خبر کا ہوا فضرو

# بڑھنے والے مصائب و کیفیت کا اکرائی

فارثین شمس الاسلام سے پوچیدہ نہیں کہ اجراء شمس الاسلام سے احتراق حق اور ابطال بطل مقصود ہے۔ اللہ کے فضل کم سے آج تک اسکی ادائیگی میں کوتا ہی نہیں ہوتی۔ ذاہب باطل اپنے عقاید فاسدہ کی اشاعت میں اخبارات رسائل کے علاوہ مختلف اوقات میں لارجیپر دیپلٹ جابری کرتے رہتے ہیں۔

ہر شخص پنے لئے اپنے مذہبی اخبارات رسائل کا خریدار ہونا فرضی منصبی سمجھتا ہے۔ اپنے صرف روافض کی جماعت کو دیکھیں جو کہ آج کل اہل سنت والجماعت پر حملہ کر رہے ہیں۔ ان کے کم دیشیں میں ہمیں اخبار و رسائل سنت والجماعت میں نکل رہے ہیں۔ ادارہ کی چھوٹی طریقہ کتابیں ہر روز بیکار کرتی ہیں۔ مگر اہل سنت کے تبلیغی رسائل میں سے خاص طور پر رد روافض میں "شمس الاسلام" اور "دعوت" ہی ہیں۔ ادارہ کے پاس اتنی بساط و طاقت نہیں کہ شمس الاسلام کو ہفتہ دار یا سپت دنہ روزہ کر کے جواب دئے جاسکیں۔

ان حالات کے پیشیں نظر یہ نصیلہ کیا گیا ہے۔ کہ رد روافض میں امام اہل سنت والجماعت حضرت مولانا عبدالحکیم صاحب مظلہ العالی کی تصنیفات شایع کر کے فارثین کرام کے ہاتھوں تک پہنچائی جائیں تاکہ اس کا خوبی سلطانہ کرس۔ اور دوسرے احباب تک پہنچا کر عند اللہ ما جور ہوں۔

آج کی اشاعت میں اپ کی خدمت میں حضرت مولانا موصوف کی دو تباہیں سُلْطَانَةِ امامت و سُبْلِ الْمُهْمَشِ کی حیرتی ہیں۔

فارثین سے درخواست ہے۔ کہ خرد بھی پڑھیں اور افرادوں کو پڑھا کر عند اللہ ما جور ہوں علاوہ کہ ان دو کتب کے مندرجہ ذیل کتب بھی دنتر سے طلب فرمائے ادارہ کی اعانت فرمائیں۔

تفسیر آیات مباهله

تفسیر آیات امامت

قاتلان حسین

کشف التلبیں حصہ دوم

وسوہم

"اکی روپیہ"

# شہزادہ

(دالہ سارہ)

**نازک گھٹری :** میر نوری عظیم ایکستان الحاج خواجہ  
نااظم الدین صاحبؒ کا اعلان فرمایا ہے۔ کہ ۲۰ نومبر کو دستور  
ساز اسمبلی کے سامنے دستوری کمیٹیوں کی سفارشات پیش  
کی جائیں گے۔ دستوری کمیٹیوں کے ارکان نے جس پراسر از  
طریقے سے دستور ملکت کی ترتیب کا کام کیا ہے اور اپنے  
قوم کو جس طرح انہیں سے اور ناقبھری میں رکھا ہے اسکی  
 وجہ سے صحیح طور پر کچھ نہیں کہا جاسکتا کہ وہ شجاعیں و  
سفارشات کس نو عیت کی ہونگی اور ان کی تفصیلات  
کیا ہوں گی۔ ہم اللہ تعالیٰ سے دعا کرتے ہیں کہ ان کو  
صحیح اسلامی دستور کی تدوین و ترتیب کی توفیق ہوئی ہو۔  
اوہ بھاری بدگمانیاں غلطہ ثابت ہوں۔ اور خود ہم کو اس  
بات سے بڑی خوشی حاصل ہو گئی اگر ہمارا سوہن غلط  
و اقعر ثابت ہو جاتے۔ اور میر نومبر کو صحیح اسلامی  
دستور کی سفارشات و شجاعی پیش ہو کر سامنے آجائیں  
لیکن دستوری کمیٹیوں کے انسی ارکان کی عملی زندگی  
اور دین کے باعث میں ان کے معلومات، ملکی سیاست  
کے باعث میں ان کے نظریات، واقعکار، اور ہر قسم کی  
بے دینی دلالت ہی کی مسلسل پر دریش کے بشمار داتھا۔  
پھر قوم سے دستور سازی کے لام کو بالکل چھیل کر نا اور  
بلا وجہ تا خیر وال تواریہ سب ایسی باتیں بالکل واضح طور پر  
یوں موجود ہیں کہ ان کے ہوتے ہوتے قبل از وقت میں  
فلن سے کام نہیں لیا جاسکتا۔ اگر بتیں بخیر ہوتیں تو یہ  
”کلبیاں میں گرد پھوٹنے والی“ بات کیوں ہوتی۔ صفات

صاف قرآن و حدیث کے مطابق دستور کی ترتیب و تدوین  
کا کام ہوتا۔ اور قوم کو کام کی رفتار اور اسکی نوعیت سے  
صحیح طور پر آگاہ کیا جاتا۔ اس لئے اگر قوم کے عام مطابق  
اوہ بار بار تھے تقاضوں کی بنی پرا اسلام کے مطابق ن  
کی مخصوص ذہنی ساخت اور معتقدات و انکار کی  
بنی پرا اسلامی دستور یا ایک مجنون مرکب قسم کے دستور  
و ایمیں کا اندرہ بھی لاحق ہے۔ اگر قرارداد مقامد کے  
تقاضوں اور قوم کے مطالبات کے مطابق ایک اسلامی  
دستور کی سفارشات پیش ہو کر منقول ہوئیں تو پھر بار  
نومبر سے بڑھ کر اوہ کوئی دن یوم سعید و مبارک نہیں۔  
اللہ تعالیٰ کا شکر یہ اگر نا چاہتے اور ان سب حضرات  
کو مبارکباد پیش کرنا اور دعائیں دینا چاہتے۔ اور اگر  
خدا خواستہ قرارداد مقامد کو بھی پس پشت ڈالا گی۔  
پہنچ ایمان کے تقاضوں اور اسلام کے دعویٰ کا بھی  
پاس نہیں کیا گی۔ قوم کے مطالبہ اور بار بار کی درخواستوں  
کو بھی بالکل کیا لیا اور کچھ اور سامنے آیا۔ تو وہ ایک نیابت  
منسوس گھٹری ہو گئی۔ اور اس کے بعد اس نکتے مسلمان  
ایک نیابت شدید قسم کی آزمائش میں بدلنا ہوں گے۔  
ایک طرف اللہ کا فرمان، رسول اللہ کا ارشاد اور ایمان کے  
نقاطہ ہوں گے۔ اور دوسری طرف حکماں کا انشدہ، ملکی  
اور اذامت۔ اس لئے ضرورت ہے کہ اس نازک گھٹری  
کی راکت کو ہم ابھی سے محسوس کریں۔ اور اس آزمائش میں

طلیب کے اُن الفاظ کو تھیک طور سے ادا کر سکتا ہے اور وہ اسکے مفہوم و مطلب کو پھر طرح سر صحیح سکتا ہے لیکن مسلمان والدین کی کوشش یہ ہوتی ہے کہ سچے پہلے امن صفوتوں پر کی زبان سے اللہ و رسول کا نام ادا ہو۔ طرح آئتِ آمیتہ آنکی زبان صحیح کلمہ پڑھنے پر قادر ہو جاتی ہے۔ اور وہ کوئی مطلب سمجھنے لگتا ہے۔ عمر کے اضافہ کیسا نہ ساختہ جب عقل فہم کا بھی اضافہ ہوتا ہے تو اور والدین یا اساتذہ و مرتبی اس پنجے کو اس کلمہ کے معانی و مطالب جن محتوا و اندماز کیسا نہ سمجھنا شروع کر دیتے ہیں اسی انداز سروہ تنفس بھی لگ جاتا ہے۔ اسی کلمہ طلبی کے پڑھانے اور سمجھانے کیسا نہ ہے مسلمان بھروس کو بھپن ہی ایمان قبل و زوال میں کے غوان عنی زبان کے پنجے اور کلمات اور جملے بھی یاد کر لئے جائے اور اسکے حانی و مطالب سمجھائے جائیں۔ اور مسلمان بھپن کے امن نہ سے جبکہ شعور و فہم کی بالکل کتنی ہوتی ہے ایمان بھروس ایمان مفصل یا دلکشیا اور انہیک یاد رکھنا ہے۔ زمانہ بلوغ سر قبل عقل کی خاطی کیجیے یقیناً پور شعور اور ادا کیسا نہ ان نہیں جملوں کے اُن وضع معانی و مطالب کو سمجھانا نہیں ہے سمجھنا بوجثیتہ ان مقصودوں کے اندر موجود ہیں بلکہ زمانہ بلوغ کے بعد تو ضرورت آ کر ایک مسلمان صراحت ان الفاظ کے یاد کرنے پر کتفا نہ کرے بلکہ مطالب معانی کو سمجھ کر پور شعور کیسا تھا ان کلمات کو پڑھتا ہے کیونکہ باشعور پڑھنا ہی ان کلمات کی پڑھنے کا مصلحت مقصود ہے۔ اور باشعور اقرار و اعتراف سے اسکی ذندگی ہلالی میں راستی ہے۔ درہ مخفی ان الفاظ کے یاد کرنے پر کتفا نہ کرے بلکہ مطالب

پڑھنے سے قبل ہی پوری جدوجہد اور پر طرح کی کوشش کر کے اپنے موجودہ حکمرانوں کے کاونوں تک تاروں اور خطوط کے دریہ سے یہ مطالبہ پینچاہیں کہ ہم غالباً اسلامی دستور کے سوا اور کسی قسم کے دستور کو مانتے کے لئے تیار نہیں۔ اور اسلامی دستور کے بنیادی اصول وہ ہیں جن کو پاکستان کے تمام اسلامی فرقوں کے مسلم علماء اور قرام نے بالاتفاق کراجی میں طے کرے شائع کیا تھا وہی اصول معيارہ و قبول ہیں۔ اور انہی اصول کو ایک منضبط خلاصہ کے طور پر حاصلت اسلامی کے نونکا قی مطالبہ کی صورت میں پیش کیا گیا ہے۔ اس لئے ہم صرف اسی دستور کو اس ملکت پر صریح اعلان کرنے کے لئے قبول کر سکتے ہیں جو ان نکات پر صریح اعلان کرنے کے لئے قارئین کرام ضرور زیادہ سے زیادہ تعداد میں اس مطالبہ پر مشتمل ہے۔ اسی مصلحت کے صدر دستور ساز اسمبلی اور خواجہ ناظم الدین صاحب کی خدمت میں بھیجیں گے۔ یہ بہت نازک گھری ہے۔ یہاں اگر ڈیک لحظہ "بھی غفلت ہو گئی تو راستہ "صدسال" سے بھی زیادہ دود کا ہو جا گا۔ لہذا خارکشی" کے لئے بھی توجہ کو اور طرف نہ پھیرنا چاہئے۔ کیونکہ ۷۰

وفتم کہ خاندان یا کشم محلہ نہ انتہا نظر  
یک لحظہ غافل گشتہ د مدد سالہ یا ہم درشد

ایمان کے تھلے حصہ : مسلم اسلامی تعییناتی کی رو سے ایک مسلمان بھی بھی جب کچھ بولنے لگتا ہے اور اسکی زبان الفاظ ادا کرنے پر قادر ہو جاتی ہے تو اسے کلمہ طلبیہ لا الہ الا اللہ مخلص رسول اللہ سمجھا جاتا ہے۔ اور بازار پڑھانا ہاماٹ ہے۔ خواہ وہ بھی سوچت عقل و بھروس کی کمی کی وجہ سے کلمہ

مشرک نے بھی ایک خالق کائنات کے وجود کو کسی نہ کسی رنگ میں ضرور مانتا ہے۔ اور ان کا عتراف کیا ہے۔ انسان اگر بکھر لیا ہے تو اس ذات کی صفات کے تصور میں جادہ مستقیم سے ہٹتار ہے۔ اور صفات کے بارے میں گمراہ ہے۔ جیل کیلئے اپناہ کرام علیم السلام مبسوط ہو۔ اور انسان کی رہنمائی و پیشوائی کا کام سراجاں دیا۔ اصلِ حقیقتہ اللہ تعالیٰ پر ایمان لانے کا مطلب ہے کہ جیسا کہ وہ اپنے ناموں اور صفتون کے ساتھ موجود ہے۔ اسی طرح اسے مانیج کے اور اسی ایمان لایا جا۔ تو ایمان محل پڑھ کر اقرار کرنیوالا اپنے دل کی اس تصدیق و اذعان کی خبر دیتا ہے کہ میں اللہ تعالیٰ کو اسی طرح مانتا ہوں جس طرح وہ اپنے اسماء حصی اور صفات کا ملمکے تصور کیا قہ مانا ضروری ہے۔ یعنی قرآن مجید اور احادیث رسول اللہ علیہ السلام میں اللہ تعالیٰ کے جو اسماء حصی مذکور و منقول ہیں اور ان سو جن صفات کمال کا تصور حاصل ہوتا ہے میری تین دلیلیں دایاں ہیں ہے کہ حقیقت میں اللہ تعالیٰ اُنی صفات کیسا نہ موسوٰ ہے۔ اب یہ دیکھا جائیگا کہ قرآن و حدیث کی روستہ وہ اعتماد حصی کیا ہیں اور کوئی صفات اللہ تعالیٰ کیلئے ثابت کی گئی ہیں۔ قرآن و حدیث کے مطالعہ سے یہ حقیقت پانکل روز روشن کی طرح واضح ہو جاتی ہے۔ کہ تو حیدری وہ مسئلہ ہے جس کو اللہ کے ہر رسول نے خاصی ہمت دی ہے۔ اور ہر اسلامی کتاب میں اسکی خصوصی ہدایت کی گئی ہے۔ اور تو حیدری کی حقیقت یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کو تمام صفات کمال میں وحدۃ لا شرک یقین کیا جائے۔ اور اللہ تعالیٰ کی صفات میں سے کوئی صفت کسی دوسرے کو ثابت نہ کیا جائے۔ پھر جب ہم قرآن مجید سے صفات پارہیزی معلوم کرنا پڑتے ہیں تو ہمیں بار بار اللہ تعالیٰ کی متعدد صفات کمال کا ذکر سامنے آتا ہے۔ اُن صفات پر چند کا ذکر کر دینا اور انکی حقیقت سمجھا دینا اسوقت پیش نظر ہے۔

مطلوبہ مفہوم کو اپنی مادری زبان کے قالب میں سمجھتے ہیں۔ اور الگ پچھہ لوگ ایسے موجود ہیں جو دیندار والدین یا اسلامی مأول کیوجہ سر پکن میں یہ الفاظ یاد کر رکھے ہیں اور جماں کی صرف کلمات وال الفاظ کا تعین ہے ابھک دیا کر کے ہوتے ہیں۔ اور اگر ان سو کلمہ دیا جائے تو وہ کسی نہ کسی الجہہ میں سنا بھی سکتے ہیں لیکن جس طرح پچھن کی جانب میں بلا شعور و ادراک رکھ لیا جائے اب بھی اسی طرح ان کلمات کے دلیل معانی و مطالب سمجھے بغیر سی یونی پڑھتے پڑھتے ہو جائیں۔ اور یہ احساس نہیں ہوتا کہ ان زمین جہاں کا ہر حصہ میری زندگی میں کس انقلاب کی دعوت دے رہا ہے۔ اور میری ساری زندگی کے بلکے میں اسی بیان محل کی تعاندا کیا ہے۔ تو ایسے لوگوں کا ان کلمات کی طور پر مطلب ہے وہ شناس کرنا اور انی حقیقت قلب دلاغ میں اتار کر جریان بنانا ضروری ہے۔ کوئی ہم آج ایک پہلوی حقیقت کو جو کہ انقلاب نہ مانہ اور کافراں نظام حکومت کے ساتھ کیوں نظری اور مخفی ہو گئی ہو چہرے سے سرستے واضح کرنا ضروری سمجھتے ہیں۔ ایمان محل کی عربی عبارت یوں یاد کرائی جاتی ہے: «امانت بالله کما ہو با سماہہ و صفا و قبلت» جیسی حکما مہما اقراراً باللسان و تصلی یقانًا بالقلب دیں۔ بیان کے آیا اللہ پر جیسا کہ وہ اپنے ناموں اور صفتون کیسا تھے سو اور دیں اُس اللہ کے تمام احکام قبول کئے۔ یہ میں پہنچنے سے اقرار کر دہا ہوں اور اپنے دل سر کی تصدیق کرتا ہوں) وہ پہلی چیز بھل کا سبک پہلے اقرار و اعلان ہوتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ کے وجود پر ایمان یعنی تین مکمل اور جسم دا: ہان ہر۔ لیکن صرف اللہ تعالیٰ کی ذات کو ماننا کا فی نہیں ہو سکتا۔ وجود بارہی تعالیٰ تو ایک یہی حقیقت ہے، کہ اس دو «عقلمندی» کے چند بوقوفیوں کے سروابو تو یادہ تر، وہ کے جنگلوں اور میدانوں میں پائے جاتے ہیں کسی انسان نے کسی دو اور کسی ملک میں اس کا انکار نہیں کیا۔ ہمیشہ سے یہکا جنک بد سے بد تو کافر و

<p>لکھتے تھے کہ جس پیغمبر کو یہ حلال قرار دیں تو واقعہ میں بھی وہ حلال ہو جاتی ہے۔ اور جس پیغمبر کو یہ حرام قرار دیں وہ واقعہ میں بھی حرام ہو جاتی ہے۔ اور اس پیغمبر کو گرفت ہوگی۔ اور جب قرآن مجید کی آیت انخن والاخبارہم ورهبانہم الخ نازل ہوتی تو احبادہم درہبایہم "الا سال عدی بن حاتم نصرانیت سلامان ہوئے تھے رسول رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اس علیہ وسلم عن بالے میں سوال کیا۔ تو انحضرت ذلک فضیل کا نواحی علیہ وسلم نے جواب میں یحلون لهم اشياء فی فیستحلو نہما ویحرمون عیلهم اشياء فیحرمو نہما وسرا ذلک ان التحیل سبھتو۔ اور یہ انکو رتب بنا دینا والتحریم عبارت عن تکون نافذ فیملکوت ان الشیع الفلاحتی یو اخْلَنْ بِهِ اولاً يُؤْلَخُنْ تا فذ کیا جائے ہے کہ غلام پیغمبر بِهِ فیکون هذالتکوین گرفت ہوگی اور غلام چیزیں سبیا للمؤاخذۃ و ترکها و هذل اصن صفات اللہ تعالیٰ۔ و اما نسبۃ التحیل والتحریم الى النبی صلی اللہ علیہ او تحیل و تحریم کی نسبت جو بھی کیم</p>	<p>انہم کا نواحی عقد و ان ما حله همّ لاء حلال لا باس به فی نفس الامر و ان ما حرامه همّ لاء حرامی و اخْلَنْ ون به فی نفس الامر ولما نزل قوله تعالیٰ "اخْلَنْ و عدی بن حاتم صحابی تھے جو نصرانیت سلامان ہوئے تھے رسول الله صلی اللہ علیہ وسلم سے اس علیہ وسلم عن بالے میں سوال کیا۔ تو انحضرت ذلک فضیل کا نواحی علیہ وسلم نے جواب میں فرایا کہ علماء و شائخ جسکو حلال قرار دیتے اسے وہ حلال سمجھتے اور جسکو وہ حرام قرار دیتے اسے وہ حرام سمحت۔ اور یہ انکو رتب بنا دینا کسی اور کو دیدیا گیا۔ اور اللہ تعالیٰ کے سو اکسی دوسرے قانون میں فرمانبرداری نہ کریں۔ اللہ تعالیٰ کو رتب لئے کاہیں مطلب ہے۔ اور اگر جائز نہ جائز، حلال و حرام اور اداء و نماز ہی کا اختیار خدا تی سند اور اس اختیار اعلیٰ کی نیا بتکے بغیر۔۔۔ کسی اور کو دیدیا گیا۔ اور اللہ تعالیٰ کے سو اکسی دوسرے کو بھی آزاد قانون ساری اور تشریع کا حقدار مانا گیا تو یہ اللہ تعالیٰ کے دو صفت کمال میں اللہ کے ساتھ دوسرے کو شرک کیا قرار دیتا ہے۔ ہم چاہتے ہیں کہ آپ ہم کو حضرت شاہ ولی اللہ دہلوی کی عبارت سمجھ لیں۔ حضرت شاہ صاحب جعفۃ اللہ البالغہ میں لکھتے ہیں : - وَمِنْهَا أَنَّمِمْ كَانُوا يَخْلُنْ وَنْ اُور شرک کی باتوں میں ایک احبادہم و رهبانہم یہ بھی ہے کہ اپنے کتاب لئے علماء اسی باتا من دوت و مشائخ کو اللہ کے سوارب بنیا اللہ تعالیٰ بمعنے کرتے تھے بزرگہ یہ اعتقاد</p>
---	---

لہذا امانت باللہ کما ہو با سماعت و صفاتہ کا الائچی نتیجہ  
شہی کے قبلت جمیع احکامہ کا بھی اقرار و اعتراف ہو۔  
بہر حال ایمان بھل کا مطلب یہ ہوا کہ صرف اللہ تعالیٰ کو مالک  
اللک اور ملک لفاس مانا جائے۔ صرف اسی کو معبد و  
مطابع، حاکم و آقائین کیا جائے۔ اور اللہ کے لک میں  
اللہ تعالیٰ ہی کے قوانین تشریعیہ کی اطاعت ہو۔ اور  
زندگی کے تمام شعبوں میں اللہ تعالیٰ کے سارے احکام عمل  
قبل کئے جائیں اور حقیقت اچھی طرح سمجھ لینے کے بعد بہر جان  
سمجھ سکتا ہو کہ ایمان کا فاصا کیا ہے۔ کیا ایمان کا یہ تقاضا نہیں  
کہ جس لک کو تشریعی طور پر اللہ کا ملک فراشد یا کیا ہو اسی کو اللہ  
کا ملک ملکت فراہدیں جس ملکت میں اللہ تعالیٰ کی بادشاہی  
سزا و سرو نکو بھی شنسنا امعظم ناجاہد را ہو اسیں صردوحدہ  
لا شریک اللہ تعالیٰ کی شنسنا ہی تسلیم کرائی جا۔ جس لک کا  
دستور و قانون اللہ تعالیٰ کی قانون سازی اور توکین نافذ کی بنیاد  
پر نواس لک میں اللہ تعالیٰ کے نازل کئے ہو اور رسول اللہ صلی اللہ  
علیہ وسلم کے بتائے ہو اور فقیہ اور کام کی تشریح کئے ہوئے دستور  
و قانون کی مطابق نظام مکومت رتب کیا جائے۔ اگر ہمارا ایمان کا یہ تقاضا  
اور نیقہ ہو تو کیا ملکت پاکستان جبکہ تو کوئی طور پر اللہ تعالیٰ کا ملک  
ستہتے ہیں تشریعی طور پر اللہ تعالیٰ کا لک شانے اور اسکے پاشدوں کو  
اتی حکومت کی دعا یافتائے اور یہاں تک کہ اداۃ بجهہ کی آئینی شنسنا ہی  
خشم کر کے صرایکل اللہ کو لکی مغلظ نہیں کر دیتے اور دستور و قانون کو قرآن  
و حدیث کی بنیاد پر ترتیب کرنی کو شش صلی میانی کام اور سارے  
دینی فریضیں ہیں یقیناً ہے! لہذا بحضرات اسی جدوجہد میں  
صردوف مال جان کی قربان کر دیتے ہیں اور اپنی جعلی یادہ ہری تو تو نکو  
اسی نسبت العین کے حصوں کیلئے کام میں لائٹے ہیں وہی لوگ در  
صلی لکت لدت کی میمعن خدمت کرتے اور ایک قائم باشندگان لک کی  
دنیا اور ماقبت سلواد ہے ہیں۔ وہی لوگ لک کے صلی عادی میں بسرموجہ

و سلم فمخفی ان قوله صلادہ علیہ سلم کی طرف کیجا تی  
امساڑة قطعیۃ لتفہیل اسکا مطلب ہوتا ہر کہ رسول کا قول  
یقینی شانی ہوتی ہوں تاکی کہی کہی  
الله و تحریکیہ و اما تا  
اللہ تعالیٰ کے ہاں ملال یا حرام ہو  
من امته فمخفی روا یقین اور کی نسبت جو مجتہدین کو کھانی  
ذلک عن الشارع ہو اسکا مطلب ہوتا ہر کہہ شائع  
من نص الشارع او حقیقی کے سیمی حکم اور یا شائع  
استشاط محنی کے کلام سر مستنبط کر کے یہ بیان  
من مکلامہ . فرمائی ہیں کہ اللہ تعالیٰ کے ہاں  
رجحۃ اللہ البالغۃ (۱۴۲) یہ ملال یا حرام ہے۔  
علامہ یہ کہ رسول اللہ قطعی طور پر بتلا دیتے ہیں کہ اللہ  
تعالیٰ نے اسکو ملال یا حرام کیا ہے۔ اور مجتہد غالب ملن کے  
طور پر بتلا دیتا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے فلاں چنی کے حلال و  
حرام ہونے کا حکم دیا ہے۔ یعنی ان حضرات کا کام ملال و  
حرام فراد دینا نہیں بلکہ حلال و حرام بتا نہیں۔ وہ قانون  
ساز نہیں بلکہ اللہ کے قانون کو دھی والہام کے ذریعہ یا  
اجتہاد واستنباط کے طور پر جان کر قانون ائمہ کو بیان  
کرنے والے ہیں۔  
پس اللہ تعالیٰ کو اہل اور رب طائفے کا مطلب  
یہ ہے کہ صرف اسی کا حکم مانا جائے۔ اور پوچھ بھی  
اس کے حکم کے خلاف ہو اس کی اطاعت شکیجا تے  
اور رب قزادیتے کا مطلب صرف یہ نہیں کہ زندگی  
کے کسی ایک خاص شعبہ میں تو اللہ کے حکموں کی طلاق  
کی جائے۔ اور باقی ساری زندگی دوسرے قوانین  
و فضوا بطر اور نفسانی نوامشات کے مطابق بسر ہو۔  
بلکہ ساری کی ساری زندگی اللہ کی جنڈگی و غلامی اور  
اس کے قوانین و احکام کی فرمان برداری میں بسرموجہ